روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

بدھ 13 مئی 2009ء 17 جمادی الاول 1430 ہجری 13 ہجرت 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 105

سارى دعائيں جمع كر ديں

حضرت ابوامامہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت ﷺ سے دعا کی درخواست کی تو آپؐ نے یہ دعا کی اور فرمایا کہ میں نے اس میں تمہارے لئے ساری دعائیں جمع کر دی ہیں۔ اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے (بندگی) قبول کر اور ہمیں جنت میں داخل کر اور آگ سے بچا اور ہمارے سارے کام درست کر دے

(سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللّٰہ حدیث نمبر 3826)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے۔ صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے۔ تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کے لئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کر لے۔

ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا۔ اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا۔ اور اسی جگہ خدا تعالیٰ کے آگے دعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے خدا تعالیٰ ہر شئے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شئے پر اس کا قبضہ ہے۔ انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سا فائدہ پہنچا دیتا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا؟ مگر دعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دور سے گولی چلاوے اور چلا جائے بلکہ جس شخص سے دعا کرانی چاہئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہئے۔ دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لیں اور کہیں کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے؟ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 51)

بچوں کو وقت دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''تمام احمدی بچوں کی تربیت کے لئے بھی عموماً ہماری خواتین کو بھی اپنے علم میں اضافے کی ساتھ ساتھ اپنے بچوں کو بھی وقت دینے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اجلاسوں میں اجتماعوں میں، جلسوں میں آ کر جو سیکھا جاتا ہے وہیں چھوڑ کر چلے نہ جایا کریں۔ یہ تو بالکل جہالت کی بات ہوگی کہ جو کچھ سیکھا ہے وہ وہیں چھوڑ دیا جائے۔ تو عورتیں اس طرف بہت توجہ دیں اور اپنے بچوں کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دیں۔''

(خطبات مسرور جلد 2 ص 423)

تمام احمدی گھرانوں میں والدین کو پوری توجہ کے ساتھ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

کوئز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

۞ شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان امسال ایک ''کوئز مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ'' کا انعقاد کر رہی ہے جس میں پاکستان بھر کے اضلاع سے دو خدام پر مشتمل ٹیم شامل ہو سکے گی۔ مقابلے میں اول، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو حسب ذیل انعامات دیئے جائیں گے

اول: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+15 ہزار روپے

دوم: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+10 ہزار روپے

سوم: سیٹ روحانی خزائن+سند امتیاز+5 ہزار روپے

شرائط: اس مقابلہ میں پاکستان کے تمام اضلاع سے معیار عام کے خدام حصہ لے سکتے ہیں۔ یہ مقابلہ مجلس، ضلع اور علاقہ کی سطح پر بالترتیب منعقد کئے جائیں گے اور ان مقابلہ جات میں کامیاب ہونے والی ٹیم فائنل مقابلے میں حصہ لے سکے گی۔

نصاب: نصاب میں روحانی خزائن جلد 3 میں شامل کتب فتح اسلام، توضیح مرام اور ازالہ اوہام ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

رپورٹ: مکرم حسن بصری صاحب۔ مربی سلسلہ سنگاپور

جماعت احمدیہ سنگاپور کا 22واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ سنگاپور کا 22واں جلسہ سالانہ مورخہ 28، 29اور 30 نومبر 2008ء کو بیت الطٰہ کے کھلے صحن میں منعقد ہوا۔ یہ جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی کے سال کا تاریخی جلسہ تھا۔ مردوں کے لئے دو بڑے خیمے نصب کئے گئے، بیٹھنے کے لئے کرسیاں رکھی گئیں اور مستورات کے لئے بیت الذکر کے نئے ہال میں کارپٹ بچھایا گیا۔

پہلا دن 28 نومبر 2008ء

پہلے روز جلسہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر مکرم Llung Kurnia صاحب مربی سلسلہ تھائی لینڈ نے پڑھائی جس کے بعد قرآن کریم کا درس دیا۔ ناشتہ کے بعد رجسٹریشن شروع ہوئی۔ سوا ایک بجے خطبہ جمعہ ہوا۔ خاکسار نے جلسہ سالانہ کی اہمیت وبرکات اور اس میں شامل ہونے والوں کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود کی دعاؤں کے حوالے سے خطبہ جمعہ دیا۔ افتتاحی اجلاس سے قبل خاکسار نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ مکرم عبدالحلیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سنگاپور نے سنگاپور کا قومی پرچم لہرایا۔ بعدازاں خاکسار نے دعا کروائی۔ احباب جماعت نے نعروں کے ساتھ اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔

پرچم کشائی اور دعا کے بعد احباب خیمے کے اندر تشریف لائے اور افتتاحی اجلاس کی کارروائی مکرم عبدالعزیز صاحب صدر مجلس انصاراللہ کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو پیغام موصول ہوا تھا انگریزی زبان میں پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب چوہدری نے "تشکر صد سالہ خلافت جوبلی" کے عنوان پر کی۔ یہ تقریر انگریزی زبان میں تھی۔ اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر خاکسار کی تھی۔ خاکسار نے "جماعت احمدیہ کی عالمگیر دنیا میں خدمت" کے موضوع پر اہم واقعات بیان کئے۔ رات کے کھانے اور نماز مغرب وعشاء کے بعد احباب جماعت کو ایم ٹی اے پروگرام دکھائے گئے اور اس کے بعد جماعت احمدیہ انڈونیشیا سے لائی گئی ایک ویڈیو دکھائی جس میں یہ دکھایا گیا کہ جماعت انڈونیشیا ملک میں کیا خدمت کرتی ہے۔

دوسرا دن 29 نومبر 2008ء

دوسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر مکرم مولانا عین الیقین صاحب مربی انچارج ملائشیا نے پڑھائی اور قرآن کریم کا درس دیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کا دوسرا اجلاس نو بج کر تیس منٹ پر شروع ہوا۔ مکرم اونگکو عدنان اسماعیل صاحب صدر جماعت احمدیہ ملائشیا نے صدارت کی۔ تلاوت ونظم کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر مکرم عطاء القدوس صاحب کی تھی۔ آپ نے تاریخ جماعت احمدیہ سنگاپور کے عنوان پر دلچسپ واقعات بیان کئے۔

اس اجلاس کی دوسری اور آخری تقریر مکرم جری اللہ محمد یتیم صاحب کی تھی۔ انہوں نے خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولانا نورالدین صاحب کی سیرت کو بڑے جامع انداز میں بیان کیا۔

تیسرا اجلاس

دوپہر کے کھانے اور نمازوں کے بعد تیسرے اجلاس کی کارروائی مکرم عبدالمطلب صاحب، سینئر ممبر جماعت سنگاپور کی صدارت میں شروع ہوئی۔ یہ اجلاس خاص طور پر نومبائعین بنگالیوں کے لئے تھا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب نے بنگالی زبان میں نماز و قربانیوں کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس وقت کافی تعداد میں نئے احمدی اور غیر احمدی بنگالی لوگ حاضر تھے۔

جلسہ مستورات

اس کے بعد مستورات کے جلسہ کا پروگرام ہوا۔ سارے پروگرام کو انہوں نے خود چلایا۔

دعوت الی اللہ کے پروگرام

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد دعوت الی اللہ کے تجربات بیان کرنے کا پروگرام شروع ہوا۔ جماعت ملائشیا، تھائی لینڈ اور جماعت انڈونیشیا کی طرف سے الگ الگ تجربہ کار داعیان الی اللہ نے باری باری اپنے دعوت الی اللہ کے حوالہ سے تجربات بیان کئے۔ اس کے بعد سوالات کا موقع بھی دیا گیا۔ جس کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔

تیسرا دن۔ 30 نومبر 2008ء

تیسرے دن کا آغاز بھی حسب معمول نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا عبداللطیف صاحب مربی سلسلہ مقیم جوہور (Johor) بارو، ملائشیا نے درس قرآن کریم دیا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس مکرم عبدالحلیم صاحب صدر جماعت احمدیہ سنگاپور کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولانا ظفراللہ احمد پونتو صاحب مربی انڈونیشیا نے "خلافت احمدیہ اور اس کی برکات" کے موضوع پر اختتامی تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم اور احادیث نبوی کی روشنی میں مدلل انداز میں مضمون کو بیان کیا۔ ازاں بعد تھائی لینڈ، ملائشیا، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش سے آئے ہوئے نمائندگان نے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے۔ بعدازاں مکرم صدر صاحب جماعت سنگاپور نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ خاکسار نے اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ بابرکت جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس بابرکت جلسہ میں 9 مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے 300 سے زائد افراد جماعت نے شرکت کی۔

صد سالہ جوبلی ریسیپشن

اختتامی اجلاس کے معاً بعد صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے جماعت سنگاپور نے ایک ریسیپشن کا اہتمام کیا جس میں Mount Batten کے علاقہ کے ایک صد غریبوں اور بوڑھوں کو دوپہر کے کھانے کی دعوت دی۔ ان میں سے 90 فیصد چینی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ باقی ملائی اور ہندوستانی اقوام سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اس علاقہ کے چیئرمین اور نائب چیئرمین نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

بعض مہمانوں کو انفرادی طور پر بھی دعوت دی گئی تھی۔ سب مہمانوں کو بیت الذکر کے نئے تعمیر شدہ ہال میں کھانا پیش کیا گیا۔ اس موقع پر صدر جماعت سنگاپور نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ سنگاپور کی تاریخ بتائی اور تعارف کروایا۔ ناصرات کے ایک گروپ نے مہمانوں کی تواضع کی۔ مہمانوں کو جماعت کا تعارفی لٹریچر بھی دیا گیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 اپریل 2009ء)

رپورٹ: مکرم محمد افضل ظفر صاحب۔ مربی سلسلہ

کینیا میں دو کنوؤں کی کھدائی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیا خدمت انسانیت کی راہ پر گامزن ہے اور مختلف انواع کی خدمات بجالانے کی توفیق مل رہی ہے۔

قبل ازیں لوانڈہ (Luanda) اور جبروک (Jabroke) کے مقامات پر جماعت کو کنوئیں کھدوانے اور واٹر پراجیکٹ مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو کمبیو (Kumbiwa) اور اگونجا (Agonja) میں کنوؤں کی کھدوائی کا کام مکمل کرنے کی توفیق ملی۔

کمبیوا کیسیان (Kisan) سے بونڈو (Bondo) جانے والی سڑک پر ایک قصبہ ہے۔ یہاں گزشتہ دہائی میں احمدیت کا پودا لگا تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے چار جماعتیں قائم ہوچکی ہیں۔ یہاں پکّی بیت الذکر ہے اور ایک معلم بھی ہے۔ اس علاقہ میں بھی پانی کی شدید قلت ہوجاتی ہے اس لئے بیت الذکر کے صحن میں ایک کنوئیں کی کھدائی کا کام اپریل میں شروع کیا گیا۔ مگر مسلسل بارش کی وجہ سے کام جلد مکمل نہ ہوسکا اور وہ گڑھا مٹی اور بارش سے بھر گیا۔ دوسری دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔ بالآخر تیسری بار کامیابی ہوئی اور یہ کام مکمل ہوا۔

تیس فٹ کھدائی کے بعد بنیاد کو کنکریٹ کی کروٹ لگا کر کنوئیں کی دیواروں کو پختہ کردیا گیا۔ اور پانی حاصل کرنے کے لئے ایک دروازہ رکھ دیا گیا ہے۔ الحمدللہ کہ اب اس علاقہ کے لوگوں کو میٹھا پانی ہر وقت مہیا ہوتا ہے لوگ بلا امتیاز مذہب وعقیدہ فیض پاتے ہیں۔

دوسرے کنوئیں کی کھدائی احمدیہ بیت الذکر اگونجا (Ugunja) کے احاطہ میں شروع کی گئی۔ اگونجا کا قصبہ کسومو سے یوگنڈا جانے والی سڑک پر ایک بڑا قصبہ ہے۔ اگونجا اور اس کے گردونواح میں احمدیت 1940ء کی دہائی میں پہنچی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط جماعت قائم ہے۔ یہاں مکرم حاجی عیسیٰ صاحب مرحوم نے جو اس علاقہ کے اولین احمدیوں میں سے تھے اپنے گھر سے ملحقہ اپنا ایک قطعہ زمین بیت الذکر کے لئے وقف کیا جس میں ایک خوبصورت پختہ بیت الذکر تعمیر کی گئی اور معلم بھی متعین ہے۔

اگونجا میں زمینی پانی کافی گہرا ہے اور زمین بہت سخت ہے۔ تاہم جب بیت الذکر کے احاطہ میں کنوئیں کی کھدائی کا کام شروع ہوا تو 25فٹ پر پانی آنا شروع ہوگیا۔ لیکن کھدائی جاری رکھی گئی تاکہ مزید گہرائی تک پہنچا جائے اور پانی خشک موسم میں بھی دستیاب ہو۔ بارشوں کی وجہ سے مشکل تو بہت پیش آئی لیکن اللہ کے فضل سے کام مکمل ہوگیا۔ اس کی بنیادوں میں بھی کنکریٹ کی کروٹ بنائی گئی اور کنکریٹ کے سلیب سے بند کردیا گیا تاکہ گند وغیرہ نہ جاسکے۔ ایک آہنی دروازہ پانی کے حصول کے لئے بنادیا گیا ہے۔ اب اللہ کے فضل سے اس علاقہ کے لوگوں کو بھی صاف پانی میسر ہوگیا ہے۔

ان دونوں کنوؤں کی کھدائی وغیرہ کے تمام اخراجات مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب بھٹی آف لندن نے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اسی طرح ان کنوؤں کی تکمیل میں مکرم معلم یوسف حاجی صاحب اور اگونجا کے معلم اسحاق عبداللہ صاحب نے نگرانی کے فرائض ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 اپریل 2009ء)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ سیرت وسوانح کے روشن نقوش

ذہین بچوں کی حوصلہ افزائی، احباب جماعت سے محبت، جماعتی کاموں میں انہماک اور توکل علی اللہ

ایک بیمار طالبعلم کی دلداری

مکرم سعید احمد سعید صاحب چاہ بوہڑ والا ملتان چھاؤنی سے لکھتے ہیں:۔

خاکسار 1957ء یا 1959ء تعلیم الاسلام کالج میں ربوہ میں زیر تعلیم رہا ہے۔ ان دنوں خاکسار کو اعصابی دورے پڑتے تھے۔ بعض لوگ اس کو مرگی کا دورہ بھی کہتے تھے۔ مہینہ میں کئی بار دورہ پڑتا تھا اور اکثر اوقات کئی کئی گھنٹہ بے ہوشی رہتی تھی۔ حضور اس وقت کالج کے پرنسپل تھے۔ ایک دن خاکسار کو بہت ہی سخت قسم کا دورہ پڑا۔ کافی دیر تک ہوش نہیں آ رہا تھا۔ سارا فضل عمر ہوسٹل پریشان تھا۔ آخر کار حضور کو کوٹھی پر اطلاع دی گئی کہ سعید احمد سعید ہوسٹل میں دورہ پڑنے سے بے ہوش ہوگیا ہے۔ حضور اسی وقت ہوسٹل میں تشریف لائے اور میری چارپائی پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر کھڑے ہوکر اجتماعی لمبی دعا کی۔ جونہی حضور نے دعا ختم کی خاکسار کو ہوش آ گیا۔ آنکھیں کھولیں تو عجیب نظارہ دیکھا کہ حضور محبت اور شفقت سے میرے پاؤں اور ٹانگیں دبا رہے تھے۔ میں نے حضور سے درخواست کی کہ حضور مجھے شرمندہ نہ کریں آپ آرام فرمائیں اور گھر تشریف لے جائیں۔ حضور فوری طور پر مسکرائے اور فرمایا کہ ”میں نہیں جاتا“ آج تم سگریٹ پی لو اجازت ہے۔ تم نے سگریٹ پینی ہوگی۔ خاکسار بہت شرمندہ ہوا اور حضور کی دعاؤں کے طفیل سگریٹ نوشی ترک کردی۔ اور اب اللہ کے فضل سے وہ بیماری ختم ہوگئی ہے اور اب میں رو بہ صحت ہوں۔ (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر صفحہ 292)

ذہین بچوں کی حوصلہ افزائی

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

آپ کا یہ اصول تھا کہ ہر شخص کو اس کا حق ملنا چاہیے۔ کسی ایک غلطی یا کمزوری کی بناء پر اس کو بقیہ حقوق سے محروم نہیں کرنا چاہیے۔ ایک دفعہ میں نے ایک غریب لڑکے کی حضور کو سفارش کی کہ حضور اس کا وظیفہ مقرر فرما دیں۔ بات کرتے وقت میرے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا۔ لیکن حضور اس میں ایک خرابی ہے وہ یہ کہ یہ طالب علم ایک کمزور احمدی ہے۔ اور اعتراضات کرتا اور ان اعتراضات میں حضور کی ذات مبارک تک کو شامل کر لیتا ہے۔ حضور نے مجھے نظر اٹھا کر دیکھا: پھر کیا ہوا بچہ ذہین ہے پڑھتا ہے اور اتنا غریب ہے کہ اپنا خرچ نہ اٹھا سکے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور یہ باتیں تو ہیں۔ فرمانے لگے کہ پھر اس کا حق ہے کہ اس کی مدد کی جائے۔ (ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر صفحہ 38)

میں تو جماعت کا ایک ادنیٰ خادم ہوں

مکرم سید بابر علی اکبر مولوی فاضل موضع سیال ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ:۔

حضرت مصلح موعود کی وفات پر خاکسار مجبوراً ربوہ نہ جا سکا۔ پتہ چلا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث منتخب ہو گئے ہیں۔ مگر میرے دل میں حضرت مصلح موعود سے جو انس ومحبت تھی وہ کسی اور کے لئے فوراً کیسے پیدا ہوسکتی تھی تاہم تعزیت اور بیعت کا خط لکھتے ہوئے ناسمجھی اور بیوقوفی میں یہ لکھ دیا کہ میں آپ کو خلیفۃ المسیح الثالث تو تسلیم کرتا ہوں لیکن آپ کو حضور نہیں کہوں گا۔ میرے حضور تو وہی تھے جن کے مجھ پر بے شمار احسانات ہیں۔

میرے حضور تو میری آنکھوں کا نور تھے
وہ زندگی کا لطف تھے دل کا سرور تھے

یہ شعر لکھ کر سپرد ڈاک کیا۔ چند دنوں کے بعد جو جواب آیا اس کو پڑھ کر شرمندگی اور پشیمانی سے میرے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا وہ جواب کیا تھا۔ عجز وانکسار اور خلوص ومحبت کا دلوں کو ہلا دینے والا نمونہ۔ حضور نے لکھا:۔

”آپ مجھے اپنا نوکر کہہ کر پکار سکتے ہیں۔ میں تو اس جماعت کا ادنیٰ خادم ہوں۔“

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 292)

محبت کا ایک عجیب اظہار

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب لکھتے ہیں کہ:

”مجھے ابھی تک یاد ہے۔ 1981ء میں منعقد ہونے والے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے بعد آنیوالے دوسرے جمعہ کا روز تھا۔ ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جمعہ پڑھا کر آنے کے بعد اپنے اہل خاندان کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ میں بھی اس وقت وہاں موجود تھا۔ اس دوران حضور نے فرمایا منصورہ بیگم میں نے اس دفعہ عورتوں کو اجتماع میں پردہ کے بارہ میں سختی سے تلقین کی ہے۔ اس پر حضرت خالہ امی نے فرمایا نہیں کوئی اتنی سخت تقریر نہ تھی۔ حضور نے جواباً فرمایا:۔

منصورہ بیگم آپ کیوں چاہتی ہیں کہ جماعت کو میرے سے ڈانٹ پڑے۔“

مجھے جب بھی یہ واقعہ یاد آتا ہے مجھ پر عجیب سی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ کتنی شفقت تھی اس مبارک وجود میں۔ سراپا شفقت تھے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 242)

میں اور جماعت ایک وجود ہیں

مکرم نذیر احمد صاحب خادم بہاولنگر تحریر کرتے ہیں کہ:۔

”1974ء کے پر آشوب دور ابتلاء میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کے بعد ایک روز خاکسار کو دیگر احباب کے ہمراہ حضور کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ حضور کوئی پون گھنٹہ تک مختلف امور پر ارشادات فرماتے رہے آپ کا چہرہ مبارک بے حد منور اور ہشاش بشاش تھا گفتگو کے آخر میں فرمایا کہ:۔

”ان لوگوں کے لئے بد دعا نہیں کرنی“۔

خاکسار نے عرض کیا حضور اب تو حد ہوگئی فرمایا:

میں اور جماعت ایک وجود ہیں جو میرا عمل ہے جماعت کا بھی وہی عمل ہونا چاہیے۔“

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 297)

مصروفیات کا عالم اور کامل توکل

محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی لکھتے ہیں کہ:۔

”1974ء کے پر آشوب ایام میں مصروفیت کا جو عالم تھا وہ وہی جانتا ہے جو حضور کے قریب رہتے تھے۔ انسانی طاقت سے بڑھ کر بوجھ اپنی طبیعت پر اٹھایا نہ دن کو دن سمجھا نہ رات کو رات۔ یہ بھی احساس نہ ہونے دیا کہ ان ایام میں کب سورج طلوع ہوا اور کب غروب۔ کاموں کا ایک مسلسل سیلاب تھا۔ ملاقاتوں کا ایک نہ ختم ہونے والا تانتا تھا۔ مسکراتے چہرے کے ساتھ گھنٹوں ملنے والوں کو تسلی دیتے چلے جاتے تھے۔ نہ کھانے کے اوقات کی پابندی۔ نہ سونے اور جاگنے کے اوقات معین۔ نہ آرام کے لئے کوئی وقت مختص۔ چنانچہ اس مسلسل محنت اور انتہائی ذہنی اور دماغی بوجھ کو اٹھانے کے بعد ایک شدید قسم کی بیماری سے دوچار ہونا پڑا۔ جس کی وجہ سے کچھ عرصہ بڑی تشویش رہی پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس تکلیف کو بھی دور کر دیا ایسے مواقع پر حضور کی سیرت کا ایک درخشندہ پہلو جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل رکھنا ہے واضح ہو کر ہمارے سامنے آیا۔ ادویات جو ڈاکٹر تجویز کرتے حضور ان کو استعمال فرماتے کیونکہ اسباب کو استعمال کرنے کا حکم ہے اور آنحضرت ﷺ کی سنت ہے لیکن ان دوائیوں کے علاوہ طب یونانی اور ہومیو پیتھک ادویات بھی استعمال میں رکھتے اور ہم جیسے لوگوں کو جو ان علوم سے بالکل کورے ہیں اس کے متعلق تفصیلات سمجھاتے اور اس کا فلسفہ ذہن نشین کرواتے۔ طبی امور میں حضور کو بڑی دلچسپی تھی اور اس کے متعلق بڑا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔ بہت سے ایسے رسائل زیر نظر رکھتے تھے جن میں طبی ریسرچ کے متعلق مضامین ہوا کرتے۔ پھر کوئی مضمون خصوصی دلچسپی کا حامل ہوتا تو اپنے خادموں کو پڑھنے کے لئے دیتے اور ان کی رائے حاصل کرتے لیکن ان تمام حقائق کے باوجود کبھی یہ احساس نہ پیدا ہونے دیا کہ امراض میں شفا محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے علاوہ کسی اور وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ کبھی کسی ڈاکٹر یا دوائی یا کسی اور سبب پر بھروسہ ظاہر نہیں کیا۔ صرف اور صرف اپنے خالق اور قادر مطلق پر بھروسہ کیا۔“

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 260,261)

اپنی پیاری جماعت کے ملاقات نہ کر سکنے کا دکھ

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی لکھتے ہیں کہ:

”علاج کے سلسلے میں حضور انور سے قریبی تعلق رہا اور اس دوران حضور کے اعلیٰ اخلاق کے بعض پہلو اجاگر ہوکر سامنے آئے۔ 1970ء میں حضور کو گھوڑے سے گرنے کا حادثہ پیش آیا اور اس کے نتیجے میں کمر کے ایک مہرے کو ضرب آئی جس کی وجہ سے شدید تکلیف تھی۔ کھانسنے اور سانس لینے سے درد ہوتی تھی اس بیماری میں مکمل آرام کا مشورہ دیا گیا اور باوجود اس کے کہ بیماری بہت تکلیف دہ تھی لیکن حضور کو بیماری سے زیادہ یہ کرب تھا کہ اپنی پیاری جماعت کے افراد سے بیماری کی وجہ سے اب آزادانہ طور پر ملاقات نہیں کر سکتے تھے۔ جیسے تندرستی کی حالت میں کیا کرتے تھے اپنی تکلیف کو بھول کر احباب جماعت ہی کا خیال زیادہ ذہن میں رہتا تھا۔ ڈاک نہ دیکھ سکنے کا گلہ

کرتے۔غرض تمام وقت اپنے احباب کی ضروریات کا ہی خیال فرماتے۔ پھر محض قوت ارادی، عزم اور جوانمردی سے اس شدید بیماری کا مقابلہ کرتے ہوئے کمر کو مضبوط کرنے والی ورزشیں شروع کیں اور بہت جلد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی مصروفیات میں یوں محو ہوگئے کہ کبھی اشارۃً بھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ کمر میں ایسی سخت ضرب آئی تھی کہ جس کے نشانات ایکسرے میں سالہا سال تک نظر آتے رہے۔''

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 260)

جماعت مجھ سے بہت پیار کرتی ہے

محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ بیان کرتی ہیں:۔افراد جماعت کو جو دلی محبت اور پیار حضور سے تھا آپ کو اسکا گہرا احساس تھا لذت بھی محسوس فرماتے تھے۔بارہا مجھ سے فرمایا:''جماعت مجھ سے بہت پیار کرتی ہے۔''

31 مئی کو جب اچانک حضور کی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہوگئی تو اس وقت بھی جبکہ کمزوری اور سانس کی شدید تکلیف کے باعث بات کرنا بھی دشوار تھا حضور نے فرمایا:''الفضل میں میری صحت کے متعلق ایک بلٹن شائع کروا دو۔جماعت کو صحیح صورت حال سے آگاہ کردو لیکن Exaggeration نہ ہو۔اتنا پیار کرنے والی میری جماعت ہے''

اس وقت انہیں پرواہ نہ تھی کہ فلاں رشتہ دار کو خبر کرو یا فلاں دوست کو۔بلکہ خیال تھا تو صرف پیار کرنے والی جماعت کا۔

سوچتی ہوں جماعت کو جو بے انتہا پیار حضور سے تھا اور ہے اس کے اظہار کا ایک طریق تو یہ ہے کہ آپ کا ذکر پیار اور محبت سے کرتی رہے۔لیکن دوسرا طریق جو کہ اصلی اور حقیقی طریق ہے وہ یہی ہے کہ جماعت ان تمام خواہشات اور امیدوں کو پورا کرے جو حضور کو ان سے وابستہ تھیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔

(ماہنامہ مصباح دسمبر 82ء، جنوری 1983ء صفحہ 65)

جماعتی کاموں میں انہماک

محترمہ آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ لکھتی ہیں کہ:۔

''جو وقت جماعتی کاموں کے لئے مخصوص ہوتا اسے گھر والوں کو ضائع کرنے کی اجازت نہ تھی۔بارہا مجھ سے فرمایا کہ جب میں جماعتی کاموں میں مصروف ہوتا ہوں تو اس وقت مجھے تمہارا خیال تک نہیں آتا۔بلکہ کسی اور بات کا بھی خیال نہیں آتا۔ایک روز میں نے سنگھار میز کو صاف کرتے ہوئے حضور کے عطروں کی شیشیوں کی ترتیب ذرا بدل دی۔فرمانے لگے۔دیکھو آج تم نے میرے دس سیکنڈ ضائع کر دیئے۔مجھے اپنا عطر ڈھونڈنے میں فالتو دس سیکنڈ لگے۔ترتیب سے خیال آیا کہ حضور اپنی چھوٹی چھوٹی چیزوں اور ہر دوائی کو ایک خاص ترتیب سے رکھنے کے عادی تھے۔آخری علالت میں بھی لیٹے ہوئے مجھ سے فرماتے کہ میری فلاں دوائی فلاں لائن میں اتنے نمبر پر ہے۔وہ دے دو۔میں بہت حیران ہوتی کہ اتنی شدید بیماری میں بھی حضور کو پورا علم ہوتا تھا کہ اپنی کونسی دوائی کس ترتیب سے کس جگہ رکھی ہوئی ہے۔دس پندرہ منٹ بھی اگر کسی کام کے دوران فارغ ملتے تو انہیں ضائع نہ فرماتے اور اس دوران اپنی ڈاک کا کچھ حصہ دیکھ لیتے۔ڈاک دیکھنے کے دوران خطوط لکھنے والوں کے لئے دعا بھی فرماتے''۔

(ماہنامہ مصباح دسمبر، جنوری 1983ء۔صفحہ 64)

محبت کی لپٹیں

مکرم مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق تحریر کرتے ہیں کہ:۔

حضور کے اندر خلیفۃ المسیح منتخب ہوجانے کے بعد ایک عجیب تبدیلی پیدا ہوگئی تھی محبت اور شفقت کا ایک ایسا سمندر آپ کے اندر موجزن ہوگیا جس کو جماعت کا ہر فرد محسوس کرتا تھا اور ہر ایک یہی سمجھتا تھا کہ حضور مجھ سے ہی زیادہ محبت کرتے ہیں۔حضور نے دنیا کے سامنے یہ ماٹو پیش کیا کہ:

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

چنانچہ پاکستان سے باہر جس قدر سفر آپ نے کئے اس میں اس بات کا مشاہدہ وہاں کے لوگوں نے کیا۔ایک دن حضور نے مجھے فرمایا کہ جب کسی کے سپرد اللہ تعالیٰ اصلاح کا کام کرتا ہے تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی محبت بھی ڈال دیتا ہے۔چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری دنیا کی اصلاح کے لئے ذمہ داری سونپی ہے اس لئے میرے دل میں سب کی محبت پیدا کردی ہے کہ اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔پھر آپ نے یوں بیان فرمایا کہ ایک دفعہ کشفاً اس محبت کو اللہ تعالیٰ نے مجھے مجسم طور پر دکھایا۔کہ ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جو ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور یہ کیفیت حضور کافی دیر تک کشفاً دیکھتے رہے۔

جب حضور پہلی بار افریقہ کے دورے سے واپس تشریف لائے تو خاکسار زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ تھا۔میں نے ربوہ کے انصار کی طرف سے حضور کو دعوت استقبالیہ دی جو حضور نے منظور کر لی۔انصار اللہ کے ہال میں دعوت کا انتظام تھا۔جونہی حضور نماز عصر کے بعد دعوت کے لئے تشریف لائے تو ہال میں داخل ہوتے ہی احباب کو دیکھ کر فرمانے لگے کہ میں نے ہال میں سے محبت کی لپٹیں آتی محسوس کی ہیں۔نہ صرف یہ کہ احباب جماعت سے آپ محبت فرماتے تھے بلکہ سب احباب ہی آپ پر قربان ہوتے تھے جس کو آپ خوب محسوس فرماتے تھے۔اور اس کی مختلف رنگوں میں قدر کرتے تھے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 132)

کام کی لگن

محترم محبوب عالم خالد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ

خلافت کے ایام میں رات دن ایک کر کے بڑی محنت سے کام کیا آپ رات کے دو اڑھائی بجے تک کام کرتے اور اس وقت تک نہ سوتے جب تک کام ختم نہ ہو جاتا۔وفات سے قبل رمضان شریف میں ایک دن خاکسار سے فرمایا کہ گزشتہ 36 گھنٹوں میں صرف دو گھنٹے آرام فرمایا۔رات کام کرتے کرتے اڑھائی بج چکے تھے 2 گھنٹے سویا پھر نماز فجر کے بعد لیٹا سو نہ سکا۔کام شروع کر دیا۔نماز عصر تک کام کرتا رہا مغرب کی نماز پڑھنے کے لئے بیت مبارک میں گیا تو ضعف کی وجہ سے سر نہ اٹھا سکا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 227)

اسی حوالہ سے مکرم مولانا ابوالمنیر صاحب نورالحق تحریر کرتے ہیں کہ:۔

خلیفۃ المسیح منتخب ہونے سے پہلے اور خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے بعد آپ انتہائی مصروف وقت گزارتے رہے۔آپ کے زمانہ خلافت میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے قدموں میں رہ کر حضور کی خدمت کی توفیق ملی۔حضور نے خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے دوسرے دن خاکسار کو فرمایا کہ جس طرح تم حضرت مصلح موعود کے ساتھ کام کرتے رہے ہو اسی طرح میرے ساتھ بھی کام کرنا ہوگا الحمدللہ کہ خاکسار کو آپ کے معیار پر پورا اترنے کی توفیق ملی۔دن کے وقت چونکہ ملاقاتوں اور دیگر دفتری امور کی سرانجام دہی کی وجہ سے حضور کے پاس ہمارے متعلقہ کاموں کے لئے زیادہ وقت نہیں ہوتا تھا اس لئے رات کے وقت آنے کے لئے ارشاد فرماتے۔مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور خاکسار اکثر اکٹھے ہی حاضر ہوتے اور حضور کے ساتھ رات بارہ ایک بجے تک کام کرتے۔ہمارا کام ختم ہونے پر فرماتے کہ تم تو اپنے کام سے فارغ ہوگئے لیکن میرا کام ابھی بہت پڑا ہے جو یہاں سے جا کر کرنا ہے۔حضور دفتری ڈاک تو عام طور پر دن کے وقت ملاحظہ فرما لیتے تھے لیکن دوسری ڈاک رات کو دو دو تین تین بجے تک ملاحظہ فرماتے اور نیند کے لئے آپ کے پاس بہت کم وقت رہ جاتا۔خلافت کے سارے عرصہ میں حضور کا طریق یہی رہا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 130)

محسن وجود

محترم محبوب عالم خالد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

1974ء میں ایک روز جمعہ کی نماز کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے۔کار میں بیٹھے تو خاکسار نے عرض کیا حضور کیسی طبیعت ہے۔فرمایا طبیعت اچھی ہے مگر کئی دن سے سویا نہیں۔اور 1977ء کے انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں تقریر فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ 1974ء میں تین مہینے سویا نہیں۔کیا محسن وجود تھا۔ہم ناچیز خدام سو رہے ہوتے اور حضور ہمارے لئے جاگ رہے ہوتے تھے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 229)

ملاقات کا شوق

ایک سابق مربی انگلستان تحریر کرتے ہیں کہ:۔

1967ء میں جب حضور انگلستان تشریف لائے احباب خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے لندن ائیرپورٹ پر استقبال کا انتظام کیا گیا تھا۔ایک مختصر سٹیج بنایا گیا تھا جس پر مائیکروفون کا انتظام تھا۔حضور اپنے خدام میں تشریف لائے۔نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر دینی نعروں سے لندن ائیرپورٹ کی کوئین (Queens) بلڈنگ گونج اٹھی۔میں نے عرض کیا کہ حضور جماعت سے خطاب فرماویں۔حضور نے فرمایا مجھے تو اپنے خدام سے ملنے کا شوق ہے اس لئے تقریر کی ضرورت نہیں۔میں سب سے مصافحہ کروں گا۔چونکہ مصافحہ کا پروگرام نہ تھا اس لئے انتظام کرنے میں مشکل پیش آئی لیکن آپ نے مصافحہ پر اصرار فرمایا۔چنانچہ سینکڑوں احمدی جو وہاں موجود تھے حضور سے شرف مصافحہ اور بعض شرف معانقہ حاصل کر کے شاداں و فرحاں گھروں کو لوٹے۔حضور کو مسلسل ایک ڈیڑھ گھنٹہ کھڑے رہنا پڑا لیکن آپ کا چہرہ احباب کی ملاقات کی خوشی میں دمک رہا تھا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 170)

شدید بیماری میں ملاقات

ایک سابق مربی انگلستان تحریر کرتے ہیں کہ:۔

آپ مجسم شفقت تھے۔اپنے خدام کی معمولی سی تکلیف بھی آپ کو بے چین کر دیا کرتی تھی۔مئی 1971ء میں خاکسار کو آپ کے پرائیویٹ سیکرٹری ہونے کا شرف حاصل تھا۔مئی کی ایک تاریخ ملاقات کے لئے مقرر تھی۔اس روز صبح سے ہی ملاقاتی دور و نزدیک سے جمع ہونے شروع ہوگئے۔ملاقات کے لئے 11 بجے کا وقت مقرر تھا۔دس بجے حضور کو شدید ضعف کا حملہ ہوا۔مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب فوراً تشریف لائے اور ایک گھنٹہ تک دوائیاں وغیرہ دیتے رہے۔گیارہ بجے جب ملاقات کا وقت ہوا تو مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے ملاقات سے سختی سے منع کیا اور عرض کیا کہ حضور کو مکمل آرام کرنا چاہئے۔حضور نے فرمایا کہ ملاقاتی اتنی دور سے تشریف لائے ہیں یہ ناممکن ہے کہ میں ان کو ملاقات کا موقع دیئے بغیر رخصت کردوں اس لئے میں ملاقات ضرور کروں گا۔اس پر مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے یہ شرط عائد کردی کہ حضور صرف مصافحہ فرماویں اور کسی قسم کی کوئی گفتگو نہ فرماویں۔حضور نے ملاقات شروع کی۔سب سے مصافحہ کرنے کے بعد لمبی گفتگو فرمائی اور پورے پونے دو گھنٹے احباب میں رونق افروز رہے۔چہرہ سے ضعف و اضمحلال کے آثار بالکل نمایاں تھے اور صاف دکھائی دیتا تھا کہ طبیعت ناساز ہے لیکن جب تک ملاقاتیوں کو شرف ملاقات نہ بخشا اندر تشریف نہ لے گئے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ سیدنا ناصر نمبر صفحہ 172)

(باقی صفحہ 6 پر)

مکرم ڈاکٹر ظفر وقار کاہلوں صاحب

توکل علی اللہ کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کو اول و آخر سہارا سمجھتے ہوئے اُس پہ بھروسہ کرنے، بساط بھر تدابیر اور کوشش کے بعد نتائج اُس کے سپرد کر دینے اور اپنی جملہ حاجات کیلئے اُسے کافی سمجھتے ہوئے اپنی سب خواہشات کو اُس کی رضا کے ساتھ ہم آہنگ کر لینے کو توکّل علی اللہ کہا جاتا ہے، ایک متوکّل انسان دُنیوی اُمور میں مناسب حد تک کوشش و محنت کرتا ہے پھر بارگاہِ ایزدی سے جو ملے اُس پہ شکر بجالاتا اور دوسروں خصوصاً ضرورت مندوں کو اُس میں شریک کرنے میں راحت وسکون پاتا ہے ،توکّل علی اللہ کے برعکس مال و دولت جمع کرنے کی ہوس ہے، ایسے لوگوں کی وجہ سے بد دیانتی، ذخیرہ اندوزی، رشوت ستانی اور دیگر قبیح جرائم معاشرے کا سکون غارت کرتے ہیں، بہتر گھر، گاڑی اور دیگر لوازمات جمع کرنے کی دوڑ وبائی مرض کی طرح توکّل سے تہی دست لوگوں کو اپنی گرفت میں لیتی ہے جن کو مزید کی ہوس میں غریبوں کے منہ کے نوالے تک چھین لینے میں مضائقہ نہیں اور اللہ تعالیٰ پہ توکّل تو دُور کی بات ہے ایسے لوگوں کا ایمان اور اخلاق بتدریج پستی کا شکار ہوتے جاتے ہیں اور وہ روزمرہ اُمور میں بد دیانتی اور جھوٹ کو معمول بنالیتے ہیں، مثلاً خود کو بیروزگار (jobless) ظاہر کر کے حکومت سے مالی مدد (Social welfair) حاصل کرنا اور ساتھ چوری چُھپے ملازمت بھی کرتے رہنا اور چندہ دیتے وقت اصل آمدن چھپانا، وغیرہ۔

آج کل کے حالات کے تناظر میں جائزہ لینے پہ نظر آتا ہے کہ توکّل علی اللہ اختیار کرنے کی خواہش تو آج بھی بہت لوگوں کی ہوتی ہے مگر کامیابی کم کو ہی مل پاتی ہے، ذیل میں ہم اس صورتِ حال کی وجوہات کا مختصراً جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔

مادّیت پرست ماحول میں بچوں کا پروان چڑھنا

ایک بنیادی وجہ بچپن کی عدم تربیت اور توکّل علی اللہ سے عاری ماحول ہوتا ہے، بچپن اور اوائلِ جوانی انسان کی شخصیت کی تعمیر کا دور ہوتا ہے، جس طرح گیلی مٹی کو کمہار جس طرز پہ ڈھالنا چاہے ڈھال کر اپنی مرضی کا برتن بنا سکتا ہے مگر بھٹی میں پک جانے کے بعد تبدیلی ممکن نہیں رہتی یا پھر ماحول کی مثال سانچے سے بھی دی جاسکتی ہے۔ بچوں کو اُن کی عمر کی مناسبت سے بتدریج ماحول کی گراوٹوں سے پُرحکمت طریقوں کے ساتھ خبردار نہ کرنا اور نہ ہی بیکس محروم طبقہ کے دُکھ درد سے آگاہ کرتے ہوئے اُن پہ خرچ کرنے کا عملی درس دینا بچوں کو حفاظتی ٹیکے نہ لگائے جانے کے مترادف ہوتا ہے اس پہ مستزاد کئی والدین اپنے ناپختہ ذہن کے بچوں کا چھٹیوں وغیرہ میں ملازمت کرنے اور بعض بد اخلاقیوں میں پڑ جانے کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کرتے ہوئے اُنہیں جراثیم آلود ماحول کے رحم وکرم پہ چھوڑ دیتے ہیں نتیجہ کے طور پہ ایک مادّیت پرست نسل پروان چڑھ رہی ہوتی ہے، بچوں کی کسی بھی مرحلہ پہ تربیت سے غافل ہونے کی مثال یوں ہے جیسے لوہے کی کسی چیز کو بے احتیاطی کے سبب زنگ لگنا شروع ہو جائے تو اُسے روکنا ممکن نہیں رہتا جبکہ محتاط روی سے زنگ لگنے سے بچانا آسان ہوتا ہے۔ عملی زندگی میں داخل ہو چکے لوگوں کو مادّیت کی راہ سے ہٹا کر انفاق فی سبیل اللہ پہ ڈالنا محال جبکہ بچپن میں عادت ڈالنا سہل ہوتا ہے، والدین کو چاہئے کہ توکّل علی اللہ اور تعلق باللہ کے واقعات بچوں کو کہانیوں کی صورت میں بار بار سناتے رہا کریں۔

عدم مطالعہ کتب اور ہمہ تن دُنیوی جستجو میں جُتے رہنا

عدم توکل کی ایک وجہ موجودہ حالات میں ملازمت وغیرہ کی مصروفیات میں بُری طرح پھنسے ہونا ہے، ایسے لوگوں کا بیشتر وقت اور توانائیاں لاشعوری طور پہ محض اسباب و تدابیر کے پیچھے سرپٹ دوڑ میں صرف ہوجاتی ہیں اور خدا تعالیٰ پہ توکّل کرتے ہوئے اُس کے حضور دُعا کرنے کی توفیق ہی نہیں ملتی، پھر بوجہ انتہائی مصروف شیڈیول کے توکّل علی اللہ کے بنیادی ماخذ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے باقاعدہ مطالعہ کی توفیق اکثر لوگوں کو نہیں مل پاتی بلکہ کتاب بینی کا رجحان بھی دن بدن دم توڑتا جارہا ہے اور علم و ادب کی جگہ دیگر قباحتیں لے رہی ہیں۔

مادیت پرست سماجی اقدار اور رُجحانات

توکل کے فقدان کی ایک وجہ لوگوں کی ایک بڑی اکثریت کا مادّیت کی طرف بڑھتا ہوا میلان اور مال و دولت کی بے لگام محبت ہے اخلاقی اور سماجی اقدار کے مقابل مالی آسودگی کو اوّلیت دی جانے لگی ہے اور کئی لوگوں نے اسے عزت و احترام اور بڑائی کا پیمانہ بنا رکھا ہے اس بارہ میں سیدنا مسیحِ پاک فرماتے ہیں

؎ زر سے پیار کرتے ہیں اور دِل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس مرہی جاتے ہیں

اِس سوچ کے حامل کئی لوگوں نے ترقی یافتہ مُلکوں میں جا بسنے کو اپنا مقصدِ حیات بنا رکھا ہوتا ہے جس کیلئے وہ سردھڑ کی بازی لگاتے ہوئے ہر چیز داؤ پہ لگا دینے کو بیقرار ہوتے ہیں، جن کو یہ مقصد حاصل ہو جائے اُن میں سے اکثر بعد میں پچھتاتے ہیں کہ یہ تو سراسر ایک سراب تھا اور اپنا دیس ہزار گنا بہتر تھا، یہاں کے اخلاق سوز ماحول میں اکثر صورتوں میں وہ اولاد کی تربیت کماحقہ نہیں کر پاتے اور بعد کے سالوں میں نافرمان اولاد سے دل برداشتہ ہو کر اپنے آپ کو کوستے ہوئے زندگی کے دن کاٹ رہے ہوتے ہیں۔

صحبت صالحین سے محرومی

توکل سے دوری کی ایک وجہ یہ ہے کہ گزشتہ زمانہ کے برعکس آج کل صحبت صالحین کے حصول کی تڑپ اور تگ و دو بہت کم ہوگئی ہے، پچھلے ادوار میں لوگ توکّل علی اللہ کی دولت سے مالا مال بزرگان سے فیض پانے کیلئے مہینوں کے دشوار گزار سفر کر کے اُن کے حضور حاضر ہوتے اور اُن کی پُر تاثیر صحبت میں ایک عرصہ گزارنے کے بعد اپنے دُنیوی زنگ اتار کر توکّل علی اللہ کی انمول دولت سے لبریز ہو کر بامراد واپس لوٹا کرتے تھے۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا منفی کردار

توکّل علی اللہ سے دوری کی ایک وجہ ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ، اخبارات اور جرائد و رسائل پہ اخلاقیات سے عاری مواد کی بھرمار ہے۔ توکّل علی اللہ اور ایمان کی جڑیں کاٹ کر دُنیوی ہوس کی قلمیں لگانے کی مذموم مہم میں شیطان کے چیلے دن رات مختلف بھیس بدل کر ایک دوسرے پہ سبقت لے جانے کی تگ و دو میں رہتے ہیں کئی لوگ اِن دجّالانہ ہتھکنڈوں میں بہک کر توکّل علی اللہ سے دور جا پڑتے ہیں۔

توکل علی اللہ کی برکات وفیوض

توکّل علی اللہ کے حصول میں حائل رکاوٹوں کے مختصر جائزہ کے بعد ہم یہ جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں کہ توکّل علی اللہ سے عاری رہ کر ہم کن کن برکات و فیوض سے محروم رہ جاتے ہیں اور صورتِ حال کو بدلنا کس قدر ضروری ہے!

انفاق فی سبیل اللہ کی توفیق

متوکل لوگوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی خاص توفیق ملتی رہتی ہے اُنہیں اُخروی اجر کے علاوہ وہاں وہاں سے رزق عطا ہوتا ہے جہاں سے اُنہوں نے کبھی سوچا بھی نہ ہو۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ جو اللہ سے ڈرے اُس کیلئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے اور اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اُس کیلئے کافی ہے۔ (الطلاق 3-4) متوکل لوگ اپنے عزیز رشتہ داروں، دوستوں اور دیگر ضرورت مندوں کی مالی مدد کی توفیق بھی پاتے رہتے ہیں وہ زندگی بخش جام کی طرح ہوتے ہیں جن کی برکت سے دوسروں کی محرومیاں اور مصائب رفع ہوتے ہیں۔

سیر چشمی، سکون قلب دولتمندی اور بہادری

توکل ایک انمول دولت ہے متوکل شخص زندگی کو ایسے مسافر کی طرح گذارتا ہے جو چند لازمی چیزوں کو کافی سمجھتا ہے جبکہ دُنیاداروں کے دن رات مزید مال و متاع کی جمع تفریق کے گورکھ دھندوں میں بسر ہو رہے ہوتے ہیں گویا کہ اُنہوں نے ہمیشہ اِسی دُنیا میں رہنا ہے، کبھی وہ دُنیوی نقصانات پہ دل برداشتہ ہو کر خودکشی کر لیتے ہیں تو کبھی مال وزر کی خاطر معصوموں کی جان لینے کے درپے ہوجاتے ہیں، الغرض متوکّل انسان ہر حالت میں مطمئن، سیر چشم اور دولت مند ہوتا ہے جبکہ مادّیت پرست ڈھیروں مال و دولت کے باوجود مزید کی لامتناہی ہوس کا شکار، پریشان حال اور بھوکا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے پس کہہ دے میرے لئے اللہ کافی ہے اِس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اُسی پر میں توکّل کرتا ہوں اور وہی عرشِ عظیم کا ربّ ہے۔
(سورہ التوبہ:129)

رسولِ کریم ﷺ کی تمام زندگی توکّل علی اللہ کی عملی تصویر پیش کرتی ہے، خود بھوکے رہ کر دوسروں کو کھلانا، اپنی ضروریات کو پسِ پشت ڈال کر دوسروں کو دینا اور بوقت وفات موجود چند دینار تک کو صدقہ میں دے دینے میں گہرا سبق ہے، توکّل انسان میں بہادری پیدا کرتا ہے۔

بخاری کتاب المغازی باب غزوہ ذات الرقاع میں ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک جنگی مہم پر گئے ایک روز دوپہر کو قافلہ ایک ایسی وادی میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درختوں کے جُھنڈ تھے، قافلے نے وہاں پڑاؤ کیا اور لوگ بکھر کر مختلف درختوں کے سائے میں آرام کیلئے چلے گئے آپ ﷺ نے کیکر کے ایک درخت کے نیچے آرام فرمایا اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا کر سو گئے اس اثنا میں ایک دیہاتی آدمی وہاں آنکلا تلوار درخت سے اتار کر آپ ﷺ پہ سونت لی اور جگا کر کہنے لگا کہ بتا تجھے کون بچا سکتا ہے آپ ﷺ نے توکّل سے بھرپور آواز میں تین بار اللہ کہا، اُس پہ ایسا رعب پڑا کہ تلوار اسکے ہاتھ سے گر گئی رسول اللہ ﷺ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا اب مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس پر وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا آپ درگزر فرمائیں آپ ﷺ نے اُسے آزاد فرمادیا وہ اپنے ساتھیوں

سے جاملا اور اُنہیں بتایا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو دُنیا میں سب سے بہتر ہے۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے مروی ہے آنحضور ﷺ نے اُنہیں فرمایا کہ تُو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ وہ تیرا خیال رکھے گا، جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور سمجھ لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے پہ اتفاق کرلیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ تیری قسمت میں نقصان لکھ دے (ترمذی ابواب صفة القیمہ)

حضرت عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی قسم مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں مجھے ڈر تو اس بات کا ہے کہ دُنیا کے خزائن تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے، تم دُنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے جس طرح پہلے لوگوں نے حرص کی پس تم کو بھی یہ حرصِ دُنیا ہلاک کر دے گی جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔

(بخاری کتاب جهاد)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا بخل، حرص اور کینہ سے بچو کیونکہ اسی عیب نے پہلوں کو برباد کیا اس نے اُنہیں قطع رحمی پر آمادہ کیا اور وہ بخیل بن گئے اس نے ان کو فسق و فجور پر آمادہ کیا اور وہ فاسق و فاجر بن گئے۔

حضرت عبداللہ بن حارثؓ سے مروی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے اندر تفقہ فی الدین پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے اور اس کیلئے ایسی ایسی جگہوں سے رزق کے سامان مہیا کرتا ہے کہ جس کا اُسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

(مسند الامام الاعظم کتاب العلم صفحہ20)

بزرگانِ دین کا توکل علی اللہ کا عملی درس

آنحضرت ﷺ کے جاں نثار صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کی زندگیاں بھی توکل علی اللہ کی جیتی جاگتی تصویریں تھیں، وہ دُنیا کی بجائے بنی نوع انسان اور آخرت کی محبت میں کھوئے گئے تھے، پھر تمام مجددینِ کی زندگیاں بھی توکل سے مزین نظر آتی ہیں۔

ہمارے اِس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود کی زندگی توکّل سے عبارت نظر آتی ہے، لاتعداد مخالفتوں کے مقابل آپ کا غیر متزلزل استقامت کا نمونہ توکّل علی اللہ کی دلکش مثالوں سے بھرا پڑا ہے، توکّل علی اللہ کے معراج کی تفہیم حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے "جے توُں میرا ہور ہیں تے سب جگ تیرا ہو" اور "الیس اللہ......" کے الہامات میں دی گئی، اور آپ کا ارشاد "توکّل ایک طرف سے توڑ اور ایک طرف جوڑ کا نام ہے"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 554، 555)

اس میں توکل کی نہایت مختصر مگر جامع تعریف کر دی گئی ہے، آپ کے اصحاب نے توکل علی اللہ کی انمٹ مثالیں قائم کیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے توکل علی اللہ کے واقعات انسان کو وجد میں لے آتے ہیں جب آپ محبوب آقا کے اشارہ پہ بغیر روپیہ پیسہ کے لمبے سفر پہ روانہ ہو جانے پہ معجزانہ تائیدِ الٰہی سے نوازے جاتے ہیں، مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین میں ایسے واقعات کا ذکر ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

انسان کو چاہئے کہ تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوسکتی خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑ دے اس کا نام توکل ہے اگر تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکّل نہیں کرتا تو وہ تدبیر بھی پھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی ایک شخص اونٹ پر سوار تھا آنحضرت ﷺ کو اُس نے دیکھا تعظیم کیلئے نیچے اُترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اُس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا جب رسول اللہ ﷺ سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے واپس آکر آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ میں نے تو توکّل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 566)

توکل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں ان کی دست بُرد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 146)

مشکلات پہ صبر و استقامت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کیلئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت سے سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلّی اور اطمینان پاتا ہے وہ اپنے قلب میں تلخی اور عذاب کو محسوس نہیں کرتا............نری مصیبت خواہ بیماری کی ہو یا کسی قسم کی تکلیف، عذاب کا موجب نہیں ہوسکتی بلکہ وہ مصیبت دُکھ دینے والی عذاب ٹھہرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ پر ایمان اور بھروسہ نہ ہو ایسے شخص کو البتہ سخت عذاب ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 392)

اصل کامیابی اور حقیقی بامرادی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

توکل کرنیوالے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے جو آدمی صرف اپنی کوششوں میں رہتا ہے اِس کو سوائے ذلت کے اور کیا حاصل ہوسکتا ہے جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہمیشہ سے سنت اللہ یہی چلی آتی ہے کہ جو لوگ دُنیا کو چھوڑتے ہیں وہ اس کو پاتے ہیں اور جو اس کے پیچھے دوڑتے ہیں وہ اس سے محروم رہتے ہیں جو لوگ خدا تعالیٰ کیساتھ تعلق نہیں رکھتے وہ اگر چند روز مکر و فریب سے کچھ حاصل بھی کرلیں تو وہ لاحاصل ہے کیونکہ آخر اُن کو سخت ناکامی دیکھنی پڑتی ہے (۔) میں عمدہ لوگ وہی گزرے ہیں جنہوں نے دین کے مقابلہ میں دُنیا کی کچھ پرواہ نہ کی ہندوستان میں قطب الدین اور معین الدین خدا تعالیٰ کے اولیاء گزرے ہیں اِن لوگوں نے پوشیدہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی مگر خدا تعالیٰ نے اُن کی عزت کو ظاہر کر دیا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 248)

رزق میں برکت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اصل رازق خدا تعالیٰ ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کیلئے رزق پہنچاتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں پس چاہئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 273)

(بقیہ صفحہ 4)

"دعا کرو توکل علی اللہ"

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ پر بے حد توکل تھا۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ پر چھوڑتے اس سے ہی ہر چیز طلب کرتے اور دوسروں کو بھی توکل علی اللہ کی نصیحت فرماتے۔ جب میں نے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دیا میرا ایک پرچہ بہت برا ہوا۔ واپس آکر حضور کی خدمت میں دعائیہ چٹھی لکھی۔ حضور نے ازراہ شفقت میرے خط پر بھی نوٹ دیا۔ "دعا کرو توکل علی اللہ"۔ چنانچہ جب میرا رزلٹ آیا تو اس پرچہ میں میرے بہت اچھے نمبر تھے۔

(ماہنامہ خالد سیدنا ناصر نمبر ص258)

آپ کی صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ تحریر کرتی ہیں:

خدا پر کامل توکل تھا۔ اسی لئے مشکل سے مشکل کام یا وقت میں بھی ابّا پر گھبراہٹ طاری نہ ہوتی۔ رزق کے لئے تو میں نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی آپ کو پریشان ہوتے نہیں دیکھا۔ ایک بار اپنا بٹوہ کھول کر مجھے دکھاتے ہوئے فرمایا۔" خدا تعالیٰ کا اس بٹوے سے یہ سلوک ہے کہ اسے کبھی خالی نہیں ہونے دیتا۔ "اور خدا تعالیٰ جو بھی آپ کو دیتا وہ اس کی راہ میں خرچ کئے چلے جاتے۔ اکثر ایسے نظارے دیکھے کہ جیب میں ہاتھ ڈالتے اور بے تحاشہ رقم غریبوں اور مستحقین کو بانٹتے چلے جاتے۔ بہت tip دینے کی عادت تھی۔ ہوٹل میں جاتے تو بیروں کو بہت زیادہ tip دیتے۔ ڈاک بنگلہ میں ٹھہرتے تو چوکیدار کو سو پچاس ضرور دے دیتے۔ ملک سے باہر جب جاتے وہاں بھی یہی حال ہوتا۔ اتنی عادت تھی tip دینے کی کہ بعض جگہ لطیفے بھی ہو جاتے۔ ایک بار سکاٹ لینڈ میں گریٹنا گرین کے پادری کو گائیڈ سمجھ کر دس پونڈ دے دیئے۔ اس کا منہ سرخ ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں پادری ہوں لیکن آپ کا تحفہ واپس نہیں کروں گا۔ آپ مجھے اس پر اپنے دستخط کر کے دے دیں۔

Venice میں ایک جزیرہ ہے وہاں شیشے کی فیکٹری ہے۔ ہمیں دکھانے لے گئے۔ اس فیکٹری کا مینیجنگ ڈائریکٹر ہے۔ فرمایا کرتے خدا تعالیٰ اتنا پیار کرنے والا ہے اور اس قدر دیتا ہے۔ بے شمار اس کے فضل ہیں اگر تمام عمر بھی شکر کرتے رہیں تو بھی کم ہے۔

(ماہنامہ مصباح دسمبر 82ء، جنوری 1983ء ص53,52)

حضرت مولوی حکیم نور محمد صاحب

موکل۔ رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

حضرت ڈاکٹر نور محمد مالک نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور (حال ضلع قصور) مخلص فدائی وجود تھے۔ آپ کی بیعت ابتدائی زمانہ کی ہے۔ اخبار البدر کے اجراء پر جب حضور کے روزانہ کے معمولات چھپنے لگے تو آپ کو بہت خوشی ہوئی، چنانچہ آپ نے ایڈیٹر صاحب کو لکھا۔

"مبارک! صد مبارک! مبارک! میرا دلی منشا تھا کہ قادیان شریف میں ایسا اخبار ہو جس میں حضرت اقدس کے روزانہ اقوال و افعال کا حال پورا درج ہو............خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ نے القادیان (یعنی البدر) جاری فرما کر میری دلی تمنا پوری کر دی مجھے بزمرہ خریداران درج فرماویں۔"

حضرت اقدس نے تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی، سراج منیر میں چندہ دہندگان اور کتاب البریہ میں پُرامن جماعت میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

آپ کا تذکرہ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ان علماء کی فہرست میں کیا ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں آپ کی بیعت کی تھی۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تحریک جدید کی عظمت کا تقاضا

تحریک جدید کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔

(بحوالہ انیس سالہ کتاب صفحہ 21)

تحریک جدید کی عظمت کے پیش نظر اخلاص سے کام کرنے کی طرف جو حضور نے توجہ دلائی ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا انعام بیان فرمایا ہے یہ صورت حال متقاضی ہے کہ اس کی خاطر پورے جوش و خروش سے کام کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود ایک اور ارشاد میں فرماتے ہیں۔

”میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کرسکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرو اور اس عادت نہ ڈالو جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں تخت یا تختہ۔ (مطالبات صفحہ 179)

عہدیداران صاحبان حضرت مصلح موعود کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں کامیابی کے حصول کے لئے رات دن ایک کر کے سال رواں کو بھی بفضل خدا ایمان افروز نتائج سے مالا مال کردیں اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ٹارگٹ کے حصول کا اعزاز

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب سیکرٹری وصایا ناروے تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ناروے کے کمانے والے افراد کے نصف افراد نظام وصیت میں شامل ہو چکے ہیں۔ جماعت احمدیہ ناروے کے چندہ دہندگان افراد کی کل تعداد 489 ہے۔ موصیان کی کل تعداد 285 ہے۔ اس لحاظ سے 50% کا ٹارگٹ پورا ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کے اموال و نفوس میں برکت دے۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آج کل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے لئے ضلع سرگودھا کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

میں ضرور صدقات دیتا

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ”نادار مریضان“ کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

”اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے پیشتر اس کے تم میں سے کسی کو موت آ جائے تو وہ کہے اے میرے رب! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا“

(المنافقون:11)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالمنان محمود صاحب نارتھ کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم میاں عبداللطیف صاحب شاہکوٹی مورخہ 3 مئی 2009ء کو بعمر 86 سال اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ مورخہ 4 مئی بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے بیت مبارک میں پڑھائی۔ آپ موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفیق حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ پھیروچیچی کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ آپ ایک عرصہ تک صدر جماعت احمدیہ شاہ کوٹ رہے۔ مذہبی علوم میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔ تھوڑا عرصہ قبل آپ کی پر مغز تصنیف ”مسئلہ رجم“ قرآن مجید، حدیث، بائبل اور تاریخ کے آئینہ میں شائع ہوئی۔ آپ اللہ تعالیٰ، خلافت احمدیہ اور سلسلہ کے عاشق تھے۔ 1974ء کے فسادات میں شاہ کوٹ میں شدید نقصان کو صبر و رضا سے برداشت کیا۔ بہترین داعی الی اللہ تھے ردِ عیسائیت اور کسر صلیب کے بارے میں قابل قدر کوششیں کرتے رہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپ کی خوبیوں اور نیکیوں کو آگے اولاد در اولاد بڑھاتا چلا جائے۔ پسماندگان کو صبر دے اور دنیا و آخرت میں رحمتوں برکتوں سے نوازے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد نواز صاحب لنگاہ معلم وقف جدید فتح پور ضلع لیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو اہلیہ ثانی کے بطن سے تیسرے بیٹے سے نوازا ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ پیارے آقا نے ازراہ شفقت بجیل احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالکریم لنگاہ صاحب ادرحماں ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم کریم بخش صاحب بلوچ صدر جماعت احمدیہ بیٹ ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد عارف شہزاد صاحب لیہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و احسان سے مورخہ 9 مئی 2009ء کو خاکسار کے بڑے بھائی مکرم جاوید اقبال صاحب کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام محمد احمد رکھا گیا ہے جو مکرم چوہدری غلام حسین صاحب چک نمبر 93/T.D.A ضلع لیہ کا پوتا اور مکرم چوہدری قدیر احمد نمبردار احمد نگر کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے نیز نیک، صالح اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم نسیم احمد شمس صاحب پارٹس مینیجر سوزوکی فیصل آباد موٹرز فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ حالت کافی تشویشناک ہے اور تقریباً نیم بیہوشی کی کیفیت ہے۔ خوراک بھی نالی کے ذریعہ سے دی جا رہی ہے۔ احباب کرام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم معجزانہ رنگ میں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ اور فعال زندگی عطا فرمائے۔

مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

عزیزہ آنسہ یوسف بنت مکرم ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ جو گزشتہ کئی ماہ سے بعارضہ معدہ و جگر کی خرابی سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اب چند دنوں سے طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور محض اپنے خاص فضل سے عزیزہ کو صحت و تندرستی والی فعال اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منور احمد صاحب زعیم انصاراللہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ آمینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالحمید صاحب مقیم دارالرحمت غربی مورخہ 29/ اپریل 2009ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور نہایت صابرہ و شاکرہ اور عبادت گزار تھیں۔ ایک لمبا عرصہ بیماری میں بڑے صبر سے گزارا۔ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے صدر انجمن احمدیہ میں مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمود احمد طلحہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند، دو بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور تقویٰ عطا فرمائے۔ آمین

اردو سائنس کالج کراچی

پاکستان کے تعلیمی اداروں میں کراچی میں قائم اردو سائنس کالج کئی حوالوں سے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ پاکستان کا پہلا کالج ہے جہاں انٹرمیڈیٹ سے ایم ایس سی تک کی تدریس ملک کی قوم زبان اردو میں دی جاتی ہے۔ یہ طلباء و طالبات کی تعداد کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا کالج ہے اور کراچی کا پہلا کالج ہے جہاں ایم ایس سی کی تدریس شروع ہوئی۔

اردو سائنس کالج بابائے اردو مولوی عبدالحق کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ انہوں نے 25 جون 1949ء کو بابائے قوم محمد علی جناح کے فرمودات کی تعمیل میں انجمن ترقی اردو کی عمارت میں اردو کالج قائم کیا۔ جہاں شروع شروع میں فنون اور پھر سائنس اور پھر قانون کی تعلیم بھی اردو زبان میں دی جانے لگی۔ وہ دراصل ایک ایسی جامعہ کے قیام کے خواہاں تھے جہاں اعلیٰ درجوں تک کی تعلیم قومی زبان میں دی جائے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے کنٹری کلب روڈ (موجودہ یونیورسٹی روڈ) کے ویرانے میں ایک وسیع قطعہ اراضی حاصل کیا۔ جہاں یہ جامعہ تعمیر کی جانی تھی۔

13 مئی 1964ء کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس قطعہ اراضی میں اردو سائنس کالج کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ وسائل کی کم یابی اور حالات کی ستم ظریفی کے باوجود اردو کالج نے منزل بہ منزل اپنا سفر جاری رکھا اور اکتوبر 1969ء میں تعمیر کسی حد تک مکمل ہونے کے بعد اس عمارت میں تدریس کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

یکم ستمبر 1972ء کو اس کالج کو حکومتی تحویل میں لے لیا گیا اور 1977ء سے یہاں پوسٹ گریجوایٹ کلاسوں کا آغاز ہوگیا۔

اس وقت اردو سائنس کالج میں ریاضی، طبعیات، حیوانیات، جغرافیہ، ارضیات، کیمیا اور نباتیات میں ایم ایس سی تک کی تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ کالج کا ایک اہم ادارہ شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ ہے جو اب تک مختلف سائنسی علوم کی چالیس کے لگ بھگ کتابیں شائع کر چکا ہے۔

مستحق طلبہ کی امداد

❁ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری -/6000 سے -/8000 روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول -/12000 سے -/15000 روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات -/1,00,000 روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کے لئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کارخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

☆......☆......☆

تلاش گمشدہ

❁ مکرم مختار احمد صاحب ڈوگر صدر محلّہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ کے مکرم ماسٹر عبدالباسط خاں صاحب چند روز پہلے گھر سے نکلے تھے اور وہ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ موصوف پاجامہ اور قمیض میں ملبوس ہیں۔ دبلے پتلے ہیں۔ ہاتھ میں چھڑی ہے عمر تقریباً 66 سال ہے۔ اگر کسی دوست نے دیکھے ہوں یا ان کا کوئی پتہ ہو۔ تو مندرجہ ذیل فون نمبر پر اطلاع دیں۔ 0321-6072409

خبریں

طالبان کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیں گے

قومی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم گیلانی نے کہا ہے کہ طالبان غیر ملکی ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں اور ملک فتح کرنا چاہتے ہیں لیکن مٹھی بھر طالبان فوج سے نہیں لڑ سکتے، انہیں جلد ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ علاقوں کو ٹیکس فری قرار دیا جائے گا اور متاثرین کیلئے حکومت عالمی سطح پر امداد کی اپیل بھی کرے گی۔ نقل مکانی کرنے والوں کی مدد کے لئے سپیشل سپورٹ گروپ بھی تشکیل دیا گیا ہے۔ نقل مکانی کرنے والوں کیلئے ایک ارب روپے مختص کر دیئے ہیں جن میں سے 50 کروڑ روپے صوبائی حکومت کو ٹرانسفر کر دیئے ہیں۔

مالاکنڈ میں دنیا کی سب سے بڑی نقل مکانی

پشاور میں تعینات اقوام متحدہ کے ادارہ برائے پناہ گزین یو این ایچ سی آر کے سینیئر ایمرجنسی کوارڈینیٹر عروج سیفی کے مطابق مالاکنڈ ڈویژن میں حکومت کی طرف سے چند گھنٹوں کے لئے کرفیو اٹھائے جانے کے دوران ہونے والی نقل مکانی گزشتہ 15 سالوں میں دنیا کی سب سے بڑی اندرون ملک نقل مکانی ہے یو این ایچ سی آر مالاکنڈ ڈویژن کے متاثرین کی دو سال تک دیکھ بھال کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ نقل مکانی کا زیادہ اثر بچوں پر پڑ رہا ہے، بے گھر لوگوں کی مدد کیلئے فوری طور پر ایک کروڑ ڈالر کی ضرورت ہے۔

درہ آدم خیل میں چوکی پر خودکش کار حملہ 11 افراد جاں بحق

درہ آدم خیل میں چوکی پر کار خودکش حملے سے دو اہلکاروں سمیت 11/افراد جاں بحق ہو گئے۔ خودکش حملہ آور نے درہ آدم خیل کے علاقے سینہ میں بارودی مواد سے بھری گاڑی ایف سی چیک پوسٹ سے ٹکرا دی، قریب سے گزرنے والی مسافر کوچ بھی دھماکے کی زد میں آ گئی، جس سے دو سیکیورٹی اہلکار اور آٹھ مسافر موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے جبکہ ایک بچہ ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہو گیا۔ اس واقعہ میں 13 سیکیورٹی اہلکاروں سمیت 23/افراد زخمی ہوئے۔ ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔ زخمیوں کو لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور منتقل کر دیا گیا ہے۔

لاکھوں افراد کو دربدر اور آپریشن کا سبب بننے والے رعایت کے مستحق نہیں

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف اور ان کے خاندان نے مالاکنڈ ڈویژن، سوات، بونیر، لوئیر دیر اور فاٹا وغیرہ کے علاقوں سے نقل مکانی کرنے والے ہم وطن بھائیوں کی امداد کے لئے ذاتی طور پر 50 لاکھ روپے کا عطیہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ لاکھوں معصوم لوگوں کو اپنے گھروں، کاروبار اور املاک کو چھوڑنے پر مجبور کرنے، انہیں دربدر کرنے والے اور علاقے میں آپریشن کا سبب بننے والے عناصر کسی طور پر رحم اور رعایت کے مستحق نہیں۔ یہ بات انہوں نے مردان میں واقع ایک ریلیف کیمپ کے دورے کے موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔

صدر زرداری کے دورے سے امریکی خدشات دور کرنے میں کامیابی ہوئی

وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے کہا ہے کہ صدر زرداری کے دورہ امریکہ سے امریکی خدشات دور کرنے میں کامیابی ہوئی۔ پاکستان میں ہونے والی کارروائیوں کا سبب افغانستان سے آنے والا اسلحہ ہے جسے روکنا افغان حکومت اور وہاں موجود نیٹو فورسز کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنجیدہ امریکی حلقوں میں نئی سوچ پیدا ہوئی ہے کہ ڈرون حملوں پر نظرثانی کی جائے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 13 مئی

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:11
زوال آفتاب	1:05
غروب آفتاب	7:58

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر — ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434,Fax:6213966

پرانے مریضوں کا نیا علاج

ADVANCED Homoeopathy
For Training/Treatment

بانی ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد ربوہ

0334-6372030

FD-10

We are One of the leading in Pakistan mainly Deal in sale of New Vehicles, Spare Parts & after Sale Services through the Branches mentioned below to say

To all our Concerns, Clients & Vendors/ Suppliers

TOYOTA 2 Year 50,000Km warranty

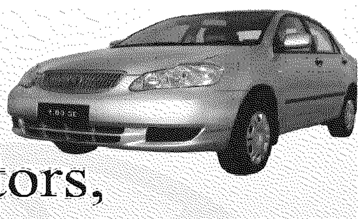

Toyota Faisalabad Motors,

An Authorized 3S Automobile Dealership Which is declared
"The Best of the Best Dealership" in Consecutive 3 Years by Indus Motor Company Ltd.
Deals in Sale of all New Brands of Toyota & Daihatsu (041-8722002, 8722007) Sale of Spare Parts (041-8722003
&Services (041-8722005, 8732040).Introduce Express Maintenance in Services.
For Appointment Please contact (041-8722005).
Address: West Canal Road, Mansoor Abad, Faisalabad. Ph: 041-8719902, 8712002, 8712004, 111-000-052
Fax: 041-8712003

Toyota Sargodha Motors, Sargodha

An Authorized 3S Automobile Dealership of Indus
Address: Lahore Road Sargodha (Ph: 048-2321801-02,2321803)

Lahore central Motors, (Pvt)Ltd

HINO

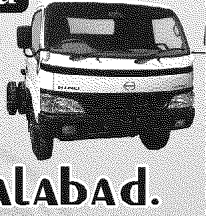

An Authorized Automobile of Hino Pak.Ltd.
Address: Multan Road Lahore.
Ph: 042-7512007, Fax: 042-7512008

NASIR TRADERS, FAISALABAD.
One Of The Largest Importers & Exporters Of

Al-Nasir Motors, Karachi
One Of The Largest Importers & Exporters Of

MRK CAR CARRIERS
A freight forwarding Co heaving a fleet of trailers